ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 3 فروری 1953

گیاالیکٹرک سپلائی کمپنی، لمیٹڈ۔

بنام

دی سٹیٹ آف بہار۔

[مہر چند مہاجن، داس، اور غلام حسن جسٹس صاحبان]

بھارتیہ ثالثی ایکٹ (X، سال 1940)، دفعہ 34-ثالثی شق پر مشتمل معاہدہ-ایک فریق کے ذریعہ معاہدے اور مقدمے کی بازیابی- مقدمے پر روک لگانے کی درخواست-ثالثی شق کا دائرہ کار- شق کی تعمیر۔

اگر ثالثی کا معاہدہ وسیع اور جامع ہے اور قرارداد کے سلسلے میں، یا قرارداد میں کسی شق کے سلسلے میں، یا اس سے پیدا ہونے والی کسی بھی چیز کے سلسلے میں فریقین کے درمیان کسی بھی تنازعہ کو قبول کرتا ہے، اور فریقین میں سے ایک معاہدہ سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، تو تنازعہ ثالثی کے حوالے کیا جاتا ہے اگر قرارداد سے بچنا قرارداد کی شرائط سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ تاہم، جہاں فریق ان وجوہات کی بنا پر معاہدے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، ثالثی کی شق کا سہارا نہیں لیا جا سکتا کیونکہ یہ معاہدے کی دیگر شرائط کے ساتھ جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، کوئی فریق اسے مسترد کرنے کے لیے معاہدے کی کسی مدت پر انحصار نہیں کر سکتا اور پھر بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ثالثی کی شق لاگو نہیں ہونی چاہیے۔

تاہم، جہاں ثالثی کی شق اتنی جامع نہیں ہے اور "کسی قرارداد، یا" اس سے پیدا ہونے والی کسی چیز کے سلسلے میں" کے حوالے سے وسیع زبان میں مسودہ تیار نہیں کیا گیا ہے، وہ تجویز اچھی نہیں ہے۔ ثالثی کی شق ایک تحریری پیشکش ہے جس پر فریقین نے معاہدے میں اتفاق کیا ہے اور ثالثی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے لیے ہر تحریری پیشکش کی طرح اس کی زبان کے مطابق اور ان حالات کی روشنی میں غور کیا جانا چاہیے جن میں یہ کیا گیا ہے۔

ریاست بہار اور ایک الیکٹرک سپلائی کمپنی جس کا لائسنس ریاست نے منسوخ کر دیا تھا، کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کو ایک قرارداد کے ذریعے حل کیا گیا جس میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ ریاست کو ایک لاکھ روپے کی پیشگی ادائیگی کرنی چاہیے۔ کمپنی کو 5 لاکھ روپے، اور کمپنی کو انڈرٹیکنگ ریاست کے حوالے کرنی چاہیے۔ انڈرٹیکنگ کی قدر 3 ماہ کے اندر کی جانی تھی اور اگر حکومت کی قیمت کے مطابق کمپنی پر 5 لاکھ سے زیادہ رقم واجب الادا پائی جاتی ہے تو وہ کمپنی کو ادا کی جائے گی اور اگر قیمت 5 لاکھ سے کم ہوتی ہے تو کمپنی اسے موصول ہونے والی اضافی رقم واپس کر دے گی۔ قرارداد میں ثالثی کی شق شامل تھی جو مندرجہ ذیل تھی: "حکومت کی طرف سے کی گئی تشخیص پر فریقین کے درمیان کسی بھی اختلاف یا تنازعہ کی صورت میں اور کمپنی کی طرف سے اس طرح کے کسی بھی فرق یا تنازعہ بشمول 20 فیصد کے اضافی معاوضے کے دعوے کو ثالثی کے حوالے کیا جائے گا۔ کمپنی نے ریاست کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا جس میں الزام لگایا گیا کہ ریاست اپنی تشخیص کرنے اور مقررہ وقت کے اندر اضافی رقم کی ادائیگی کرنے میں ناکام رہی ہے اور چونکہ وقت قرارداد کا جوہر تھا، اس لیے اس نے قرارداد کو منسوخ کر دیا، اور اس اعلامیے کے لیے دعا کی کہ یہ وعدہ اس کا ہے، نقصانات اور وصول کنندہ کی تقرری کے لیے۔ ریاست نے مقدمے پر روک لگانے کے لیے ثالثی قانون کی دفعہ 34 کے تحت درخواست دی:

حکم ہوا کہ: ثالثی شق کا دائرہ کار بہت تنگ تھا؛ اس نے ثالث کو صرف خالص اور سادہ انڈرٹیکنگ کی تشخیص کے سوال پر دائرہ اختیار عطا کیا۔ معاہدے کی خلاف ورزی یا اس کی منسوخی سے متعلق سوالات شق کے دائرہ کار سے باہر تھے اور دفعہ 34 کے تحت مقدمے پر روک نہیں لگائی جا سکی۔

ہیمن بنام ڈارون لمیٹڈ ([1942] اے سی 356) کا حوالہ دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہری نگر شوگر ملز لمیٹڈ بنام اسکوڈا (انڈیا) لمیٹڈ۔ (اے۔ آئی۔ آر۔ 1948 کلکتہ۔ 230) اور کونسل میں گورنر جنرل بنام ایسوسی ایٹڈ لائیو اسٹاک فارم لمیٹڈ۔ ([1937] 41 سی ڈبلیو این 563) ممتاز۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 175، سال 1951۔

پٹنہ میں نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ (راماسوامی اور رائے جسٹس) کے 30 مارچ 1951 کے حکم اور ڈگری سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل متفرق اپیل نمبر 19، سال 1951 میں جو گیا میں ایڈیشنل سب جج سیکنڈ کی عدالت ٹائٹل سوٹ نمبر 47، سال 1950 کے 18 دسمبر 1950 کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے این سی چٹرجی (رامیشور ناتھ، ان کے ساتھ)۔

مدعاعلیہ کی طرف سے بھارت کے اٹارنی جنرل ایم سی سیتلواڈ اور بہار کے ایڈوکیٹ جنرل مہابیر پرساد (ان کے ساتھ ایچ جسٹس امریگر)۔

1953.3 فروری: عدالت کا فیصلہ جسٹس مہاجن کے ذریعے دیا گیا

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل ریاست بہار کی طرف سے گیا الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ کے خلاف بھارتیہ ثالثی ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت کمپنی کی طرف سے 28 ستمبر 1950 کو دائر مقدمے میں کارروائی پر روک لگانے کے لیے کی گئی درخواست سے پیدا ہوتی ہے۔ اس تفتیش سے متعلق حقائق یہ ہیں۔

گیا قصبے میں برقی توانائی کی فراہمی کا لائسنس ایک کھنڈیلوال نے 1928 میں بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ 1910 کے تحت حاصل کیا تھا۔ حکومت کی مطلوبہ منظوری کے ساتھ لائسنس 1932 میں کمپنی کو منتقل کر دیا گیا۔ 23 جون 1949 کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے حکومت نے 9 جولائی 1949 سے لائسنس منسوخ کر دیا تھا۔ اس کے بعد کمپنی نے ریاست کے خلاف اس اعلان کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ لائسنس کی منسوخی من مانی، بدنیتی پر مبنی اور غیر قانونی تھی۔ تنازعہ کے تصفیے کے لیے کمپنی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

اور ریاست کے درمیان مقدمہ زیر التواء ہونے کے دوران مذاکرات شروع ہوئے اور بالآخر 28 اکتوبر 1949 کو ان کے درمیان ایک قرارداد طے پایا۔ قرارداد اور اس میں مذکور خط و کتابت کا اثر کافی حد تک مندرجہ ذیل تھا:-

(a) کہ کمپنی مقدمہ نمبر 58، سال 1949، 25 اکتوبر 1949 کو غیر مشروط طور پر واپس لے لے گی۔

(b) کہ مقدمہ واپس لینے کے تین دن کے اندر ریاست بہار کمپنی کو پانچ لاکھ روپے کی پیشگی ادائیگی کرے گی، اور ساتھ ہی کمپنی باضابطہ طور پر کمپنی کا قبضہ حکومت کے کسی مجاز افسر کے حوالے کر دے گی۔

(c) کہ دونوں فریق ادارے کو سنبھالنے کے تین ماہ کے اندر اپنی اپنی قیمتوں کا تعین کر لیں گے اور سرکاری قیمت کے مطابق کمپنی کے واجب الادا رقم کا کوئی بھی توازن کمپنی کو ادا کر دیا جائے گا اور زیادہ ادائیگی کی صورت میں، کمپنی کو ادا کی گئی اضافی رقم (5 لاکھ روپے کی ادائیگی کے حساب سے 6 روپے) حکومت کو واپس کر دی جائے گی۔

(d) کہ بقایا کی ادائیگی پر فریقین کے درمیان کسی اختلاف یا تنازعہ کی صورت میں جو تشخیص کے بعد واجب الادا پایا جا سکتا ہے، اس طرح کا تنازعہ واحد ثالث کی واحد ثالثی میں پیش کیا جائے گا جو صوبائی حکومت کا ڈویژنل کمشنر کے برابر یا اس سے زیادہ عہدے کا اعلی سرکاری افسر ہونا چاہیے اور اس کا ایوارڈ دونوں فریقوں پر پابند اور حتمی ہو گا۔

ثالثی کی شق 13 اکتوبر 1949 کے ایک خط میں موجود ہے، اور کمپنی نے 17 اکتوبر 1949 کے اپنے خط میں اسے کافی حد تک قبول کیا تھا۔ جیسا کہ ریاستی حکومت نے دفعہ 34 کے تحت اپنی درخواست میں بیان کیا ہے، یہ مندرجہ ذیل ہے:-

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

"حکومت کی طرف سے طے شدہ اور کمپنی کی طرف سے طے شدہ قیمت پر فریقین کے درمیان کسی بھی اختلاف یا تنازعہ کی صورت میں، اس طرح کے فرق یا تنازعہ، بشمول 20 فیصد کے اضافی معاوضے کے دعوے کو ثالثی کے حوالے کیا جائے گا۔

قرارداد کی تعمیل میں مدعاعلیہ نے 28 اکتوبر 1949 کو ذمہ داری سنبھالی اور کمپنی کو پانچ لاکھ روپے کی ادائیگی بھی کی۔

19 جنوری 1950 کو کمپنی نے اثاثوں کی قیمت کا ایک بیان چیف الیکٹریکل انجینئر، بہار کو بھیجا جس کی مالیت 2206072 روپے تھی۔۔ چیف الیکٹریکل انجینئر نے کمپنی کی طرف سے 22 لاکھ کی قیمت کو شاندار قرار دیا اور کہا کہ ایک کھردری قیمت کے مطابق رقم تقریباً پانچ لاکھ ہوگی اور کمپنی کے پلانٹس اور مشینری کی تفصیلی تاریخ پیش کرنے کے بعد حتمی قیمت طے کی جائے گی۔ کمپنی نے مزید تفصیلات دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ معاہدہ کا وقت اہم ہے اور اسے 28 جنوری سے بڑھا کر 15 فروری 1950 کر دیا جائے گا۔ 6 اپریل 1950 کو چیف الیکٹریکل انجینئر نے مطلع کیا کہ قیمت 556221 روپے تھی۔۔ اس خط کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا اور ریاستی حکومت نے کمپنی کو مطلع کیا کہ چونکہ تشخیص سے متعلق اختلاف اور تنازعہ پیدا ہوا ہے، اس لیے مسٹر ایم ایس راؤ، آئی سی ایس، کو تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لیے واحد ثالث کے طور پر مقرر کیا جا رہا ہے۔

28 ستمبر 1950 کو کمپنی نے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 80 کے تحت ضروری نوٹس کے بعد قیام کی درخواست کا موضوع مقدمہ دائر کیا۔ شکایت میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ چونکہ ریاستی حکومت 15 مارچ 1950 تک اپنی تشخیص کرنے یا کمپنی کو ادائیگی کرنے میں ناکام اور نظر انداز ہوئی تھی، اس لیے اس نے قرارداد کی خلاف ورزی کی اور اس خلاف ورزی کی وجہ سے کمپنی نے معاہدہ منسوخ کر دیا اور ریاست کی طرف سے پیشگی طور پر ادا کی گئی پانچ لاکھ کی رقم ضبط کر لی۔ کمپنی نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ اس اعلان کی راحت کے لیے دعا کی کہ بجلی کا کام ان کا ہے، نقصانات کے لیے، وصول کنندہ کی تقرری کے لیے اور حکم امتناع کے لیے۔ 9 اکتوبر 1950 کو ریاستی حکومت نے بھارتیہ ثالثی ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت موجودہ درخواست دائر کی۔ اس میں یہ کہا گیا تھا کہ کمپنی نے بے ایمان اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

بدنیتی کے مقصد سے اور ثالثی میں تنازعہ کے معاملے کے فیصلے سے بچنے کے لیے غلط اور جھوٹے الزامات پر مقدمہ دائر کیا تھا، کہ ثالثی معاہدہ اب بھی موجود اور درست تھا اور فریقین پر پابند تھا اور اسے کمپنی کے الزام کے مطابق منسوخ نہیں کیا جا سکتا تھا، کہ جیسا کہ شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ قرارداد کی عدم تعمیل بنائے نالش سے مقدمہ معاہدہ سے پیدا ہوا اور معاہدہ سے متعلق تھا اور ثالثی شق کے تحت آتا تھا اور یہ کہ ریاستی حکومت تنازعہ کو ثالثی کے ذریعے حل کرنے کے لیے تیار اور تیار تھی۔ کمپنی نے بدنیتی کے الزامات کی تردید کی اور استدعا کی کہ ثالثی کی شق اب موجود نہیں ہے اور یہ فرض کرتے ہوئے بھی کہ یہ موجود ہے، مقدمہ کسی بھی طرح سے اس سے منسلک نہیں تھا اور یہ دلیل دی گئی کہ مقدمے پر روک نہیں لگائی جانی چاہیے۔

ماتحت جج نے فیصلہ دیا کہ مقدمہ کسی ایسے معاملے کے حوالے کرنے کے حوالے سے نہیں تھا جسے بھیجنے پر اتفاق کیا گیا ہو، اور یہ کہ عدالت کو کارروائی پر روک لگانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ اس کے نتیجے میں روک کی درخواست مسترد کر دی گئی۔ اس حکم کے خلاف ریاستی حکومت نے عدالت عالیہ میں اپیل کی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مقدمے میں تنازعہ وہ تھا جو قرارداد سے پیدا ہوا تھا یا اس کے حوالے سے تھا اور یہ کہ مقدمے میں سوال براہ راست ثالثی شق کے دائرہ کار میں تھا۔ اس عدالت 22 مئی 1951 کے ایک حکم سے کمپنی کو آئین کے آرٹیکل 136(1) کے تحت خصوصی اجازت دی گئی تھی۔

بھارتیہ ثالثی ایکٹ کی دفعہ 34 اس طرح چلتی ہے:

" جہاں ثالثی کا کوئی فریق قرارداد کے کسی دوسرے فریق کے خلاف کوئی قانونی کارروائی شروع کرتا ہے۔ کسی بھی معاملے کے حوالے کیے جانے پر اتفاق ہونے کے سلسلے میں، اس طرح کی قانونی کارروائی کا کوئی بھی فریق عدالتی اتھارٹی کو درخواست دے سکتا ہے جس کے سامنے کارروائی پر روک لگانے کے لیے کارروائی زیر التوا ہے، اور اگر اس بات پر مطمئن ہو کہ ثالثی قرارداد کے مطابق معاملہ کیوں نہیں بھیجا جانا چاہیے اور یہ کہ درخواست گزار، اس وقت جب کارروائی شروع ہوئی تھی،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور اب بھی، ثالثی کے مناسب انعقاد کے لیے تمام ضروری کام کرنے کے لیے تیار اور تیار ہے، تو ایسا اختیار کارروائی کو روکنے کا حکم دے سکتا ہے۔

دفعہ کی زبان سے، یہ بالکل واضح ہے کہ جس قانونی کارروائی پر روک لگانے کی کوشش کی گئی ہے وہ اس معاملے کے حوالے سے ہونی چاہیے جس کا حوالہ دینے پر فریقین نے اتفاق کیا ہے اور جو ثالثی قرارداد کے دائرے میں آتا ہے۔ تاہم، جہاں کسی ایسے معاملے کے بارے میں مقدمہ شروع کیا جاتا ہے جو جمع کرانے سے باہر ہے، عدالت اس پر روک لگانے سے انکار کرنے کی پابند ہے۔ ویسکاونٹ سائمن ایل سی کے الفاظ میں ہیمن بنام ڈارون لمیٹڈ ([1])۔ اس سوال کا جواب کہ آیا کوئی تنازعہ معاہدے میں ثالثی کی شق کے اندر آتا ہے، اس کا انحصار اس بات پر ہونا چاہیے کہ (a) تنازعہ کیا ہے، اور (b) ثالثی کی شق میں کیا تنازعہ ہے۔ اگر ثالثی کا معاہدہ وسیع اور جامع ہے اور فریقین کے درمیان قرارداد کے سلسلے میں، یا قرارداد میں کسی شق کے سلسلے میں، یا اس سے پیدا ہونے والی کسی بھی چیز کے سلسلے میں کسی بھی تنازعہ کو قبول کرتا ہے، اور فریقین میں سے ایک معاہدہ سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، تو تنازعہ ثالثی کے حوالے کیا جاتا ہے اگر قرارداد سے بچنا قرارداد کی شرائط سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ تاہم، جہاں فریق ان وجوہات کی بنا پر معاہدے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، ثالثی کی شق کا سہارا نہیں لیا جا سکتا کیونکہ یہ معاہدے کی دیگر شرائط کے ساتھ جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، کوئی فریق اسے مسترد کرنے کے لیے معاہدے کی کسی مدت پر انحصار نہیں کر سکتا اور پھر بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ثالثی کی شق لاگو نہیں ہونی چاہیے۔ اگر وہ کسی معاہدے پر انحصار کرتا ہے، تو اسے تمام مقاصد کے لیے اس پر انحصار کرنا چاہیے۔ تاہم، جہاں ثالثی کی شق اتنی جامع نہیں ہے اور اس کا مسودہ وسیع زبان میں نہیں بنایا گیا ہے جو ہاؤس آف لارڈز کے معاملے میں استعمال کیا گیا تھا، یعنی کسی قرارداد کے حوالے سے، یا اس سے پیدا ہونے والی کسی چیز کے حوالے سے، وہ تجویز اچھی نہیں ہے۔ ثالثی کی شق ایک تحریری پیشکش ہے جس پر فریقین نے معاہدے میں اتفاق کیا ہے اور ثالثی کے لیے ہر تحریری پیشکش کی طرح اس کی زبان کے مطابق اور ان حالات کی روشنی میں غور کیا جانا چاہیے جن میں یہ کیا گیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اب پہلے سوال کے حوالے سے، یعنی، موجودہ تنازعہ کس بارے میں ہے، اس کا جواب شکایت کے پیراگراف 14 سے 17 تک جمع کیا جانا ہے۔ اس میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ بہار کی حکومت نے قرارداد کی خلاف ورزی کی اور ذمہ داری کی کوئی تشخیص کرنے یا معاوضے کی رقم کا بقایا ادا کرنے میں ناکام رہی، اس وقت قرارداد کا جوہر ہونے کی وجہ سے، مدعا علیہ اصل میں مقرر کردہ وقت یا توسیعی وقت کے اندر قیمت کو مکمل کرنے میں ناکام اور نظر انداز ہوا، اور یہ کہ قرارداد کی خلاف ورزی کی وجہ سے مدعی نے معاہدہ منسوخ کر دیا اور پانچ لاکھ روپے کی رقم ضبط کر لی اور یہ کہ وہ اپنی جائیداد کے استعمال سے غلط طریقے سے محرومی کے معاوضے کا حقدار ہے۔ شکایت میں کمپنی کی تشخیص یا کمپنی کے لیے کسی معاوضے کی ادائیگی کے لیے کوئی دعوی نہیں کیا گیا ہے؛ دوسری طرف، مقدمے میں دعوی ثالثی شق پر مشتمل قرارداد کی منسوخی اور اس قرارداد کی خلاف ورزی پر مبنی ہے۔ یہ ایسے معاملات ہیں جن کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ قرارداد سے پیدا ہوتے ہیں اور اگر ثالثی کی شق کو وسیع پیمانے پر بیان کیا گیا اور کہا گیا کہ قرارداد سے پیدا ہونے والے تمام تنازعات کو ثالثی کے حوالے کیا جائے گا، تو شاید یہ کہا جا سکتا تھا کہ مقدمے کا دائرہ ثالثی کی شق کے دائرے میں تھا، لیکن یہاں شق کو مختلف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

یہاں شق یہ ہے کہ اگر فریقین کے درمیان بقایا کی ادائیگی پر کوئی اختلاف یا تنازعہ پیدا ہوتا ہے جو تشخیص کے بعد واجب الادا پایا جا سکتا ہے تو اس طرح کا تنازعہ واحد ثالث کی واحد ثالثی میں پیش کیا جائے گا۔ قرارداد کی اسکیم یہ ہے کہ حکومت کو انڈر ٹیکنگ سنبھالنے کے تین ماہ کے اندر اندر بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ میں طے شدہ قیمت کا تعین کرنا تھا اور سرکاری قیمت کے مطابق کمپنی کے واجب الادا رقم کا کوئی بھی توازن حکومت کو ادا کرنا تھا، اور زیادہ ادائیگی کی صورت میں، پیراگراف 1 میں مذکور پانچ لاکھ روپے کی "ادائیگی برائے حساب" کی وجہ سے کمپنی کو ادا کی گئی اضافی رقم حکومت کو واپس کرنی تھی۔ حکومت کی طرف سے طے شدہ اور کمپنی کی طرف سے طے شدہ قیمت پر فریقین کے درمیان کسی بھی اختلاف کی صورت میں، اس طرح کے فرق یا تنازعہ، بشمول بیس فیصد کے اضافی معاوضے کے دعوے کو ثالثی کے حوالے کرنا پڑتا تھا۔ اس ثالثی شق کا دائرہ کار بہت تنگ ہے۔ یہ صرف انڈر ٹیکنگ کی تشخیص کے سوال پر ثالث کو خالص اور سادہ دائرہ اختیار فراہم کرتا ہے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور یہ نہیں کہتا ہے کہ قرارداد سے یا اس کے سلسلے میں پیدا ہونے والے تمام تنازعات کا فیصلہ ثالثی کے ذریعے کیا جائے گا۔ معاہدے کی خلاف ورزی یا اس کی منسوخی سے متعلق سوالات اس شق کی پہنچ سے باہر ہیں۔ ثالث کو اس شق کے ذریعے اس معاملے پر فیصلہ سنانے کا اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ آیا مدعی یہ دعوی کرنے میں جائز تھا کہ وقت معاہدے کا جوہر تھا اور کیا ریاستی حکومت نے مقررہ وقت کے اندر تشخیص نہ کر کے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ لہذا یہ شق کمپنی کے سوال کا کوئی جواب نہیں ہے "مجھے دکھائیں کہ میں نے مقدمے کے موضوع کو ثالث کے پاس بھیجنے پر اتفاق کیا ہے۔" قرارداد میں اس شق کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے جو عدالت کو مدعی کے مقدمے کا فیصلہ کرنے کے دائرہ اختیار سے محروم کر سکے جیسا کہ لایا گیا ہے۔

جسٹس راما سوامی، جن سے جسٹس رائے نے اتفاق کیا، نے مؤقف اختیار کیا کہ معاہدے کی شرائط اور خط و کتابت پر غور کرنے پر یہ واضح ہے کہ کوئی شرط نہیں لگائی گئی تھی کہ معاوضے کی رقم تین ماہ کی مدت کے اندر ادا کی جائے، اور اس کے برعکس، فریقین کا ارادہ یہ تھا کہ حکومت ثالث کی طرف سے ایوارڈ دیے جانے کے بعد ہی معاوضے کی رقم ادا کرے گی۔ اب یہ وہی نقطہ ہے جو خود مقدمے میں ہی زیر بحث قابل گا، اور جج نے دفعہ 34 کے تحت اس جانچ میں اس نقطہ پر غور کرنے اور فیصلہ کرنے میں غلطی کی تھی۔ اس دفعہ کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرنے والی عدالت مقدمے میں مدعی دلیل کی صداقت پر غور نہیں کر سکتی کیونکہ اس کا کام بہت محدود ہے۔ ایسے معاملات میں فیصلہ کرنے کا واحد نقطہ یہ ہے کہ آیا جو دعوی لایا جاتا ہے -چاہے وہ اچھا ہو، برا ہو یا لاتعلق ہو، ثالثی کے لیے جمع کرانے کے دائرے میں آتا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایسی بنیادیں ہوں جن پر مدعا علیہ مناسب ٹریبونل کو مطمئن کر سکے کہ مدعی کا دعوی فضول اور پریشان کن تھا، لیکن وہ تحفظات، جیسا کہ بینک کے لارڈ شپ جسٹس نے نشاندہی کی ہے۔ منرو بنام بوگنور اربن کونسل (1) میں، صرف اس صورت میں مادی ہیں جب زیر غور سوال یہ ہو کہ آیا بنایا گیا مقدمہ بے بنیاد اور پریشان کن تھا اور اس سوال پر اس کا کوئی وزن نہیں ہونا چاہیے تھا کہ مدعی کا دعوی حقیقت میں کیا تھا اور کوئی بھی صرف مدعی کو دیکھ کر ہی معلوم کر سکتا ہے کہ اس کا دعوی کیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ میں فاضل ججوں نے سوچا تھا کہ یہاں ثالثی کی شق کا وسیع تر مسودہ تیار کیا گیا تھا اور یہ کہ معاہدوں سے یا اس کے سلسلے میں پیدا ہونے والے تمام تنازعات ثالثی کے لیے قابل حوالہ تھے۔ فیصلے کی حمایت میں ہری نگر شوگر ملز لمیٹڈ بنام اسکوڈا بھارت لمیٹڈ ([2]) میں کلکتہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر ان کا انحصار غلطی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس صورت میں ثالثی کی شق کا مسودہ ایک جامع زبان میں تیار کیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ قرارداد سے پیدا ہونے والے تنازعہ کو ثالثی کے حوالے کیا جانا چاہیے۔ کونسل میں گورنر جنرل بنام ایسوسی ایٹڈ لائیو اسٹاک فارم لمیٹڈ ([3]) کے معاملے کا ان کا حوالہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ وہ اسی غلط تاثر میں تھے۔ اس معاملے میں ثالثی کی شق ان شرائط میں تھی:-

"معاہدے سے پیدا ہونے والے کسی بھی تنازعہ یا اختلاف کو معاہدے کی منظوری دینے والے افسر کی ثالثی کے حوالے کیا جائے گا جس کا فیصلہ حتمی اور پابند ہوگا۔

یہ واضح ہے کہ ان فیصلوں کا ثالثی کی شق سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا جیسا کہ موجودہ معاملے میں تیار کیا گیا ہے۔ اگر دعوے کی نوعیت جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے، تو یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ یہ جمع کرانے کے دائرہ کار میں نہیں آتا ہے۔

اس لیے ہمارے فیصلے میں فاضل ماتحت جج کا فیصلہ درست تھا اور عدالت عالیہ کے ججوں نے اسے تبدیل کرنے میں غلطی کی تھی۔ نتیجے میں ہمارے لیے واحد راستہ کھلا ہے کہ اخراجات کے ساتھ اپیل کی اجازت دی جائے اور یہ کہا جائے کہ مدعی کا دعوی جمع کرانے کے دائرہ کار میں نہیں ہے اور یہ کہ دفعہ 34 کے تحت درخواست ماتحت جج نے صحیح طریقے سے مسترد کر دی تھی۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

اپیل گزاروں کے لیے ایجنٹ: راجندر نارائن۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: پی کے چٹرجی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document